



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک جماعت کے ہر فرد نے کچھ مال ادا کیا اور اس غرض سے مال اکٹھا کیا کہ اس سے استفادہ کیا جائے۔ اگر کسی کو کوئی حادثہ پیش آ جائے (اللہ ایسا نہ کرے) یا عام حالات میں کسی کو ضرورت پیش آ جائے تو اس مال سے استفادہ کیا جاسکے۔ اس رقم پر سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس مال پر زکوٰۃ ہے؟ (سعید۔ ع۔ الحجۃ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

یہ اور اس سے ملنے والے اموال جو لوگوں نے مصالح عامہ کے لیے اور آپس میں بھلائی پر تعاون کے لیے تبرعاً دیے ہوں، ان میں زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ یہ اموال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مالکوں کی ملکیت سے نکل چکے ہیں اور ان کے منافع میں ان کے انقیاء اور فقراء سب مشترک ہیں کہ ان سے پیش آنے والے حوادث کا علاج ہو سکے۔ گویا اب وہ ان مالکوں کی ملکیت سے خارج سمجھے جائیں گے اور یہ مجموعی صدقات کے حکم میں ہیں جو اسی غرض اور مقصد میں خرچ کیے جائیں گے جس کے لیے یہ جمع کیے گئے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ